رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبار احمدیہ

لاہور ۳ ماہ احسان سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ثم الحمد للہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ روپے
سہ ماہی	۶ روپے
ماہوار	۲½ روپے

قیمت

فی پرچہ ۱۰ر

جلد ۲ | ۴ ماہ احسان ۱۳۲۷ ہش | ۲۵ رجب ۱۳۶۷ھ | ۴ جون ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۲۶

خان ممدوٹ نے کابینہ کے نئے ارکان کا اعلان کر دیا

میجر مبارک علی شاہ۔ میاں محمد نور اللہ اور چودھری عبدالحمید دستی نے حلف وفاداری اٹھا لیا

لاہور ۔۔۔ نامہ نگار خصوصی کے قلم سے ۔۔۔ ۳ جون

خان ممدوٹ نے تین نئے وزراء میجر سید مبارک علی شاہ۔ میاں محمد نور اللہ اور چودہری عبدالحمید دستی کی شرکت کا اعلان کر دیا۔ تینوں نئے وزراء نے آج صبح گیارہ بجے گورنمنٹ ہاؤس میں حلف وفاداری اٹھایا۔ میجر مبارک علی شاہ کے سپرد محکمہ مال اور پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ میاں محمد نور اللہ کے سپرد مالیات۔ ٹرانسپورٹ اور جیلخانہ جات اور چودہری عبدالحمید صاحب دستی کے سپرد جنگلات۔ صحت۔ طب۔ فوڈ گرین۔ سول سپلائز۔ زراعت اور حیوانات کے محکمے کئے گئے ہیں۔ نئے دو وزراء کی شرکت تک شیخ کرامت علی صاحب کے پاس انڈسٹریز۔ امداد باہمی اور تعلیم کے محکمے رہینگے۔ اور وزیر اعظم لاء اینڈ آرڈر کے علاوہ لوکل باڈیز۔ بحالیات اور پنچایت کے شعبوں کا کام بھی کریں گے

آج شام کے چھ بجے سول سیکرٹریٹ کے کمیٹی روم میں اخبار نویسوں کی کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ نے کابینہ میں نئے وزراء کی شرکت کا اعلان کرتے ہوئے کہا میرے نئے رفقاء کار واقعی نئے ہیں لیکن نئے اور بلند عزائم کے باعث ہم اس فریضہ کو اٹھا ڈال رہے ہیں ہم انشاء اللہ ٹیم کی طرح کام کرتے ہوئے عوام کی بہترین خدمات انجام دینگے آپ نے فرمایا ہمارے پیش نظر نہایت ہی مشکل مراحل ہیں۔ جن میں سے سب سے پہلے مہاجرین کی بحالیات کا کام ہے۔

ہم اراضی کی از سر نو پڑتال کر کے زیادہ سے زیادہ مہاجرین کو آباد کرینگے۔ اور مجھے امید ہے کہ ہم چھ ماہ کے اندر اندر بحالیات جیسے اہم فرض سے عہدہ برآ ہو جائینگے

کنٹرول منسوخ

وزیر اعظم نے فرمایا ہم اشیاء خوردنی سے ہر قسم کے کنٹرول کو اٹھا دینگے اب کسی درخواست دہندہ کو بار بار دیو وزارت کھٹکھٹانے کی زحمت گوارا نہ کرنی پڑا کریگی۔ خدا کے فضل سے معقول وقت کے اندر اندر ہی ہر ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنیکی کوشش کی جائیگی خان ممدوٹ نے کہا۔ میں بہت جلد تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کی کانفرنس بلا کر نئی وزارت کے نئے طریق کار سے مطلع کرونگا لیکن اس درمیانی عرصے کے اندر اندر بھی ان کو فوراً اپنے کام کی رفتار کو تیز کرنے کی ہدایات جاری کر دی جائینگی۔ وزیر اعظم نے فرمایا ہم رشوت ستانی کو بیخ و بن سے اکھاڑ دینے کا تہیہ کر چکے ہیں گو اس وقت تمام اسکیموں کا اظہار ضروری نہیں تاہم بہت جلد اس کے متعلق بھی فوری قدم اٹھایا جائیگا آپ نے کہا تھل پراجیکٹ رسول اور دیگر اسکیموں کو بھی بہت جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔ آخر میں آپ نے پریس سے کامل تعاون کی استدعا کی۔ اور جائز و تعمیدی تنقید کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا امید ہے پریس حسب سابق حکومت اور عوام کے درمیان بہتر واسطہ ثابت ہوگا۔

وزراء کی تقریریں

آنریبل وزیر اعظم کی تقریر کے بعد شیخ کرامت علی صاحب نے پریس کو اس کی مستحسن مساعی پر خراج تحسین پیش کیا۔ شیخ صاحب کے بعد میاں محمد نور اللہ وزیر خزانہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا میں حتی المقدور بہت جلد صوبے کے سرمائے میں اضافہ کرنے کی کوشش کرونگا۔ میاں نور اللہ کے بعد چودھری عبدالحمید دستی نے اخبار نویسوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا قائد کے بلاوے کے وقت طبیعت میں انقباض بھی تھا لیکن صورت حالات کی نزاکت اور وقت کی اہمیت کے پیش نظر مجھے اسکی آواز پر لبیک کہنا ہی پڑا۔ اب آپکی کوششیں اور دعائیں شامل رہیں تو ہم اپنی طرف سے عوام کی بہترین طریق سے خدمت کرینگے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرینگے سب سے آخر میں میجر مبارک علی شاہ نے اپنے عزائم کا اظہار کیا اور کہا کہ خدا ہمارے ارادوں میں برکت دے ہمنے ایک بہت بڑے کام پر ہاتھ ڈال لیا ہے جسکو ہم اللہ کے فضل کے بغیر انجام نہیں دے سکتے۔

خان ممدوٹ کے آخری لفظ

پریس کانفرنس کے آخر میں کابینہ کے قائد خان ممدوٹ نے فرمایا ہمارے ارادے نیک اور عزائم بلند ہیں اور ہم انشاء اللہ اپنے فرائض کو بہ طریق احسن انجام دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرینگے۔ لیکن اگر خدانخواستہ ہم اپنے ارادوں میں ناکام رہے۔ تو میں اس بات کے اظہار میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا۔ کہ ہم ان گدیوں سے ہرگز دیر تک چپکے نہیں رہینگے

دو نئے وزیر

لاہور ۔۔۔ اپنے نامہ نگار سے ۔۔۔ ۳ جون

مغربی پنجاب کی وزارت میں نئے تین وزراء کے علاوہ ابھی دو اور وزیر شامل کئے جائینگے۔ پہلے چودہری محمد حسن صاحب۔ جن کے باقاعدہ مجلس قانون ساز کے ممبر ہونے کی آخری منظوری کے کاغذات پاکستان کے گورنر جنرل کے پاس بھیجے جا چکے ہیں۔ اور دو چار دن ہی کے اندر اندر منظوری آنے کے بعد آپ باقاعدہ طور پر حلف وفاداری اٹھائینگے۔ دوسرے نئے وزیر جسٹس دین محمد ہونگے جنکو مغربی پنجاب کی وزارت میں شامل کرنے کیلئے مرکزی حکومت سے باقاعدہ خط و کتابت جاری ہے

وزراء کی تنخواہوں میں کمی

لاہور ۔۔۔ اپنے نامہ نگار سے ۔۔۔ ۳ جون

موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مغربی پنجاب کے وزراء نے خود ہی اپنے قائد سے کہہ دیا ہے کہ وہ اتنی زیادہ تنخواہیں نہیں لیں گے۔ اس تجویز کو بہت جلد عملی جامہ پہناتے ہوئے وزراء کی تنخواہوں میں معتد بہ کمی واقع کر دی جائے گی۔

پارلیمنٹری سیکرٹری

نیز معلوم ہوا ہے کہ نئے پارلیمنٹری سیکرٹریوں کے تقرر کا اعلان بھی اگلے تین چار دنوں کے اندر اندر ہی ہو جائیگا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

نماز اور اسکے لوازمات

(از مکرم مرزا عطاء اللہ صاحب کوچہ چابکسواراں لاہور)

نماز کی نسبت کہا جاتا ہے کہ یہ مومن کا معراج ہے اور یہ بالکل صحیح اور درست ہے لیکن اس ترقی اور عروج کے منازل طے کرنے کے لئے نماز کا مع اسکے لوازمات کے سنوار کر ادا کرنا پہلا زینہ ہے۔ جس کی طرف سے عام طور پر غفلت سے کام لیا جاتا ہے۔ غیر احمدیوں میں ہی نہیں جماعت احمدیہ میں بھی ایسے طبقات پیدا ہو چکے ہیں:۔

(۱) جو نماز پڑھتے ہی نہیں اگرچہ یہ بہت ہی قلیل تعداد ہے

(۲) جو نماز کو باقاعدہ نہیں پڑھتے۔

(۳) جو نماز کو بالالتزام جماعت کے ساتھ ادا کرنیکی تڑپ نہیں رکھتے۔

(۴) جو نماز کو حقیقی طور پر "الصلوٰۃ معراج المومنین" سمجھ کر باجماعت ادا کرتے ہیں۔ متذکرہ بالا پہلے تین طبقات عام طور پر مغرب زدہ نوجوانوں پر مشتمل ہیں۔ ان لوگوں میں نماز کے متعلق عموماً ایک بے رغبتی سی پائی جاتی ہے۔ جو ان کے نماز ادا کرنے کے وقت عیاں ہوتی ہے۔ ڈھیلا بدن۔ سر سے ننگے یا ایک رومال کی شکل کی پٹی سی ماتھے پر باندھی ہوئی بٹنوں کی شکنوں کے ٹوٹ جانے کا فکر دامنگیر۔ خیالات میں انتشار اور نماز سے جلدی باہر ہو جانے کی تڑپ۔ یہ سب ایسے ہی عنوان ہیں۔ جن سے اُن کی بے رغبتی نمایاں ہوتی ہے۔ اور یہ ایسی رکاوٹیں ہیں جو نماز کے ذریعہ عروج حاصل ہونے کے رستے میں مشکلات پیدا کر دیتی ہیں۔ نماز کو پورے التزام اور انہماک کیساتھ ادا کرنا نہایت ضروری ہے نماز سے اگر اسکے لوازمات کو علیحدہ کر دیا جائے تو پھر نماز نماز نہیں رہتی۔ محض ایک کھیل بن کر رہ جاتی ہے۔

یہ عموماً دیکھا جاتا ہے۔ کہ نماز قائم ہونے سے پیشتر تمام احباب دنیا کے معاملات پر ہی گفتگو کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ اعتقاد ان کا بھی یہی ہے کہ مسجد میں بیٹھ کر دنیا کے معاملات کی نسبت خدا تعالےٰ کا ذکر اذکار بہت مفید اور ضروری ہے مگر کرتے بہت کم ہیں۔ ہماری جماعت کے ایک کثیر طبقہ کی روش سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ "دین کو دنیا پر مقدم کرنے" کا عہد ایک مردہ قانون ہو کر رہ گیا ہے۔

نمازوں میں رخصتوں سے بے محل فائدہ اُٹھانے کی نسبت حضرت خلیفۃ المسیح جماعت کو کئی بار توجہ دلا چکے ہیں۔ اگرچہ ایک لمبے عرصہ تک ان رخصتوں کی آڑ میں فائدہ اٹھانے کی وجہ سے جماعت کے ایک حصہ میں تساہل اور سست رفتاری کی عادت پیدا ہو چکی ہے اور ابھی تک بعض دوست حقیقی ضرورت کے نہ ہوتے ہوئے بھی نمازوں کو جمع کرنے کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً کسی افسر کو ملنے کیلئے جانا ہے یا کوئی سودا سلف لینے کے لئے بازار میں جانا ہے۔ جہاں زیادہ وقت صرف ہو جانے کا احتمال ہو تو نماز کو جمع کر لیا جاتا ہے۔

نماز کے لئے جگہ اور لباس

اس کے متعلق بھی جماعت کے ایک حصہ میں کوئی اہتمام کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی جگہ ناپسندیدہ ہو۔ گندی ہو۔ ناقابل استعمال ہو۔ ہمارے دوست ہیں کہ کپڑا بچھایا اور نماز پڑھ لی۔ پھر کپڑے کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ جسکی طہارت اور پاکیزگی پر بھی یقین نہیں کیا جا سکتا۔ مگر انکو بہت کم ان باتوں کی طرف دھیان ہوتا ہے اس کے علاوہ نماز کے ارکان کی ادائیگی کی طرف بھی پوری توجہ نہیں دی جاتی۔ سجدہ میں کہنیوں کو اٹھا کر رکھنے اور پیشانی اور ناک کو زمین پر رکھنے کا حکم ہے۔ لیکن عام طور پر نوجوانوں میں یہی دیکھنے میں آیا ہے کہ کہنیاں زمین کیساتھ لگا رکھتے ہیں۔ اور پیشانی کے اگلے حصہ کو زمین پر رکھتے ہیں۔ اور ناک کو زمین سے چھونے سے بچاتے ہیں۔ ان کے سجدے کی صورت ایک عجیب ہیئت کذائی رکھتی ہے گویا نماز کو ایک Ram fime سی سمجھ کر ادا کیا جاتا ہے جسکی حقیقت سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ اور اگر کبھی ان ارکان کی درستگی کی طرف توجہ دلائی جاوے تو یہی جواب ہوتا ہے کہ اس کا حقیقی نماز سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ خدا کی نگاہ دل پر ہے۔ ان حرکات کی طرف نہیں ہے۔

کچھ انتظام کے متعلق

جہاں نمازیں کثیر جماعت کے ساتھ ادا کرنی ہوتی ہیں۔ مثلاً جمعہ یا عیدیں وہاں انتظام کرنے میں کچھ ایسی کوتاہیاں ہو جاتی ہیں۔ جو جماعت کے وقار پر دھبہ سا معلوم ہوتی ہیں۔ مثلاً دھوپ اور گرمی سے بچاؤ کے لئے سائبانوں کا انتظام اور نماز ادا کرنے کیلئے چٹائیوں کا انتظام سائبان تو حضرت امیر المومنین کے سر دلیوں ہیں یاد دہانی کرا دینے کی برکت سے گرمیوں میں میسر ہو گئے ہیں۔ مگر چٹائیوں کا انتظام ابھی تک تشنہ تکمیل ہے اگرچہ تھوڑی سی بہت دریاں جمعہ کی نماز کیلئے مہیا تو کی جاتی ہیں۔ لیکن نمازیوں کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ کافی نہیں ہوتیں اگر تو دریاں کرایہ پہ لی جاتی ہیں۔ تو ہمارے منتظمین کو چاہیئے۔ کہ جہاں وہ دریاں کرایہ پہ لیتے ہیں وہاں کچھ اور لے لی جایا کریں۔ اور اگر اور نہیں مل سکتیں۔ تو پھر چٹائیاں بنوالی جاویں اور اگر فنڈز کی قلت چٹائیاں بنوانے کی اجازت نہیں دیتی تو پھر ایک اعلان کر دیا جائے اور ہر نماز کے لئے آنے والے دوست کو تاکید کر دی جائے۔ کہ وہ ایک ایک کپڑا ساتھ ضرور لا دیں کیونکہ دریوں اور چٹائیوں کا مکمل انتظام نہ ہونے کی وجہ سے بعض دوستوں کو نماز کے وقت سخت پریشانی اور بے چینی کا سامنا ہوتا ہے۔ کیونکہ بعض احباب ایسے ہوتے ہیں۔ جو کپڑا لا ہی نہیں سکتے۔ مثلاً دفتروں یا دکانوں سے تشریف لانے والے دوست اور ایسے دوستوں کو اپنے ایسے ملنے والوں کو تلاش کرنا پڑتا ہے جو نماز ادا کرنے کیلئے کپڑا لائے ہوں۔ یا جو انشراح صدر کے ساتھ اپنے جائے نماز میں دوسرے کو شریک کر لینے کے لئے طیار ہوں۔

کچھ لاؤڈ سپیکر کے متعلق

آلہ نشر الصوت ایجاد ہونے کے بعد اب اپنی عمر کے اُس حصہ میں پہنچ چکا ہے کہ گاؤں کے لوگ بھی اس کے استعمال اور اس سے صحیح طور پر خدمت لینے کے طریقوں سے پوری طرح واقف ہو چکے ہیں۔ مگر ہماری جماعت کے لئے ابھی روز اوّل ہی ہے۔ جب کبھی لاؤڈ سپیکر جمعہ یا دیگر اجتماعات کے موقعہ پر لگایا گیا ہے۔ اُس نے صحیح خدمت کرنے سے انکار ہی کیا ہے۔ دوسرے لوگوں کے جلسوں میں لاؤڈ سپیکر دن بھر بغیر تھکان کے کام دیتے رہتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں ایک آدھ گھنٹہ چل کر ختم ہو جاتے ہیں یا شروع سے ہی کام کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ اس آلہ کے انچارج تو بس یہی کافی سمجھتے ہیں کہ اس کے منہ پر ہاتھ مار کر دیکھ لیا کہ چالو ہے اس کے بعد اسے کوئی غرض نہیں کہ کیا بولتا ہے۔ اور کب تک بولتا ہے اور آیا اس کی آواز جنوبی اور شمالی کناروں پر بیٹھنے والوں تک پہنچتی بھی ہے یا نہیں اور اگر یہ چپ ہو گیا ہے۔ تو مستری انچارج بھی گم ہے۔ سامعین کی آنکھیں اُٹھ اُٹھ کر انہیں تلاش کرتی ہیں۔ مگر کہیں نظر نہیں آتے۔ اور حضرت امیر المومنین کی تقریر یا خُطبہ الہٰی گرانی کے عالم میں گزر جاتا ہے۔ جماعت لاہور نے اگر تو کسی سالانہ کنٹریکٹ کے ماتحت ایک ہی فرم سے لاؤڈ سپیکر کے متعلق انتظام کر رکھا ہے۔ تو پھر درویش بہ جان درویش خاموش رہتے ہیں۔ اور اگر یہ ٹھیکہ کی صورت نہیں تو کسی اور فرم کو خدمت کا موقعہ دیں تاکہ جماعت حضور کے کلمات سے پوری طرح مستفیض ہو سکے

لاؤڈ سپیکر پر اعلانات

خطبہ شروع ہونے سے پیشتر اور [illegible] کے بعد گاہے گاہے لاؤڈ سپیکر پر اعلانات بھی ہوتے رہتے ہیں۔ اعلان کرنے والے دوستوں کی خدمت میں یہ التماس ہے کہ اعلان کرنے سے پیشتر اگر وہ اعلان کو اچھی طرح مطالعہ کر لیں تو نہایت اچھا ہو۔ کیونکہ یہ انتظامی وقار کے خلاف ہے کہ اعلان کرتے ہوئے اعلان کی تصحیح کسی دوسرے شخص کو بلا کر کروائی جائے

ایک بات ضرور ہے کہ جماعت کے ہر فرد کو حضور کے کلمات سُننے کی والہانہ تڑپ ہے اور ہر شخص چاہتا ہے کہ ایسی جگہ پر بیٹھے جہاں حضرت امیر المومنین کا چہرہ دیکھ سکے۔ اور تقریر سُن سکے۔ مگر اس شوق اور تڑپ میں بھی زیادہ تر ذہنی چسکے کی تسکین مدنظر ہوتی ہے نہ کہ روحانیت میں ترقی کا جذبہ کیونکہ پے در پے خطبات سُننے کے بعد بھی جمود کیحالت بدستور قائم رہتی ہے۔ (باقی پھر)

احباب جماعت احمدیہ کا فرض

ہے کہ اپنے غریب الوطن مجاہد بھائی مولوی غلام رسول صاحب کی کامل اور جلد صحتیابی کیلئے باقاعدہ دعائیں فرماتے رہیں۔ اُن کا لنڈن میں دوسرا اپریشن ہوا ہے نیز مبلغین اور جماعتہائے فلسطین۔ شام و شرق اردن کے لئے بھی باقاعدہ دعائیں جاری رکھیں۔ وہاں آجکل وہی حالت ہے جو ہمارے احباب مشرقی پنجاب میں دیکھ چکے ہیں (وکیل التبشیر)

دعائے مغفرت

افسوس کہ مورخہ یکم جون ۱۹۴۸ء کو اہلیہ عبد الحفیظ صاحب کمپونڈر بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہ کر وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بعد نماز مغرب رتن باغ میں مرحومہ کا جنازہ پڑھایا احباب بلندی درجات و مغفرت کیلئے دعا فرمائیں۔

روزنامہ الفضل
۴ر جون ۱۹۴۸ء

ایشیائی ممالک کی آزادی

اوٹگامنڈ میں ایشیا اور مشرق بعید کی یو۔ این اکنامک کمیشن کے تیسرے سیشن کا افتتاح کرتے ہوئے یو۔ این۔ او کے نیک دل امن پسند اور صلح جو وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے فرمایا ہے۔

"جتنی جلد یہ تسلیم کر لیا جائے۔ کہ ایشیا کا ہر ملک کامل طور پر آزاد ہونا چاہیئے۔ اور اسے اپنی قابلیتوں کے مطابق تنظیم عالمگیر میں چلنے کا موقعہ ملنا چاہیئے۔ اتنا ہی اچھا ہے ایک بات یقینی ہے۔ کہ ایشیا کے کسی حصہ میں جہاں ایک ملک کے دوسرے پر چھا جانے کے لئے کوشش کی جائیگی۔ وہاں امن اور چین نہیں ہوگا۔ مجھے افسوس ہے کہ ایشیا کے بعض حصوں میں ایسی کوششیں جاری ہیں۔ میری نظر میں یہ بات صرف نامرغوب ہی نہیں بلکہ نہائت دور نااندیشانہ ہے۔"

ایشیائی اور مشرق بعید کے ممالک کی آزادی کے بارے میں یہ الفاظ نہائت شاندار ہیں جو پنڈت جی نے اس بھری محفل میں فرمائے ہیں۔ ان الفاظ سے بظاہر شائد آپ کا اشارہ مغربی اقوام کی اس دخل اندازی کی طرف ہے۔ جو کوریا چین اور فلسطین کے معاملات میں کر رہی ہیں۔ لیکن اگر کسی ملک کی آزادی ہی کا سوال ہے۔ اور یہ سوال ہے۔ کہ ہر ملک کو اپنی ذاتی قابلیتوں کے مطابق اپنے کاروبار چلانے کا استحقاق ہے۔ تو اس فہرست میں وہ ممالک بھی آتے جا رہیں جہاں ایک ایشیائی طاقت دوسرے ملک بزور بازو دوسرے ایشیائی علاقہ پر چھا جانے کی کوشش کر رہا ہے۔

اس کے پیش نظر کیا ہم پنڈت جی سے پوچھ سکتے ہیں کہ کشمیر کی ۸۰ فیصدی مسلم آبادی کو انڈین یونین کا ہمیشہ کے لئے محکوم بنانے کے لئے جو ۵۰ - ۶۰ ہزار تربیت یافتہ زمانہ حال کے تمام جنگی سامانوں سے مسلح فوج چڑھا رکھی ہے۔ وہ کس لئے ہے؟ کیا یہ ایک ایشیائی ملک پر بالجبر چھا جانے کی تعریف میں نہیں آتا کیا ان نہتے کشمیریوں نے اپنی ذاتی قابلیتوں کے مطابق چلنے کے لئے ایک ظالم اجنبی غیر جنس ڈوگرہ حکمران کے خلاف جس نے ایک پوری صدی تک ان کو دبائے رکھا تھا۔ یہاں تک کہ ان کی انسانیت ہی مسخ ہو کر رہ گئی تھی جائز جنبش نہیں کی تھی۔ وہ قبائلی جن کو آپ لٹیروں کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔ کشمیر میں کس لئے آئے تھے؟ آیا سامراج کو مضبوط کرنے کے لئے یا مظلوم رعایا کی مدد کے لئے۔ اور آپ نے کشمیر پر کس لئے چڑھائی کی ہے؟ ظالم حکمران کو مدد دینے کے لئے یا مظلوم رعایا کے لئے۔ کیا آپ نے حکمران کی طرف سے الحاق کی پیشکش کو منظور کرتے وقت کشمیر کے شہریوں کی رائے دریافت کی تھی۔ آپ اگر شیخ محمد عبداللہ کو عوام کا واحد نمائندہ سمجھتے تھے۔ تو پھر آپ نے الحاق کے وقت بیان دیتے ہوئے یہ کیوں کہا تھا۔ کہ امن کے بعد استصواب رائے کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔ اگر آپ کو یقین ہوتا کہ واقعی شیخ محمد عبداللہ کشمیری عوام کا واحد نمائندہ ہے۔ تو اس شرط کی کیا ضرورت تھی۔ کیا آپ کا یہ فعل اس بات کی صاف چغلی نہیں کھا رہا کہ آپ کی ضمیر آپ کے اس اقدام کے خلاف تھی۔ لیکن کشمیر جیسی جنت نظیر وادی میں بزور چھا جانے کا جذبہ ضمیر کی آواز سے زیادہ طاقتور ثابت ہوا۔ کیا یہ آپ کے زور بازو کا ادنےٰ کرشمہ نہیں ہے۔ کہ مہاراجہ جموں جیسا دشمن رعایا حکمران اور اس کا سب سے بڑا جانی دشمن رعایا کا واحد نمائندہ شیخ محمد عبداللہ اب شیر و شکر نظر آتے ہیں۔ کل تک تو آپ خود اس حکمران کو کشمیریوں کا سب سے بڑا دشمن خیال کرتے تھے۔ لیکن آج جب اس نے اپنی ہستی کو خطرہ میں دیکھ کر آپ کو کشمیر پر اس لئے چھا جانے کا موقعہ دیا ہے۔ کہ اس کے عوض آپ اسکو کشمیری عوام کو تا ابد غلام بنائے رکھنے میں مدد کریں۔ تو آپ انہی مظلوم کشمیریوں پر ہوائی جہازوں سے بمباری کرنے پر اتر آئے ہیں ان کی بستیوں کو لوٹ کر تباہ اور ان کو اپنے وطن مالوف سے بھگا کر پراگندہ و پریشان کر دینے کے لئے ہر ممکن کوشش فرما رہے ہیں اگر آپ یہ سب کچھ ایک ایشیائی علاقہ پر چھا جانے کے لئے نہیں کر رہے۔ تو پھر یہ کیا ہے۔ کیا آپ دنیا کی ضیافت نظر کے لئے محض ایک دلچسپ ڈراما دکھا رہے ہیں۔

پھر اگر آپ نے محض امن کے قیام کے لئے کشمیر پر دھاوا بولا تھا۔ اور آپ کا ارادہ تھا کہ امن ہو جانے کے بعد کشمیر کا فیصلہ استصواب رائے سے کیا جائے گا۔ تو اب جبکہ اب امن کے قیام کی شرائط پیش کی جاتی ہیں۔ اور آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ تو اگر آپ کی نیت کشمیر پر بزور بازو چھائے رہنے کی نہیں ہے۔ تو آپ کیوں لیت و لعل کرتے ہیں۔ جس طرح آپ کشمیر کو انڈین یونین کا حصہ کہتے ہیں۔ کیا اسی طرح یہ مغربی اقوام نہیں کہتیں کہ ایشیا کے ممالک کو اپنے زیر اثر ہم اس لئے رکھنا چاہتے ہیں۔ کہ دوسری کوئی قوم ان پر قبضہ نہ جمالے۔ اگر ان کو ایسا کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اور اگر ان کو چاہیئے۔ کہ وہ ایشیا اور مشرق بعید کے تمام ممالک کو اپنے طور پر رہنے سہنے دیں۔ اور ان کو آزاد چھوڑ دیں۔ تو پھر آپ کا کس طرح حق ہے کہ آپ کشمیر کے عوام کو آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے سے محروم رکھیں۔ اور اپنی سنگینوں کے نوک پر رکھ کر ان سے پوچھیں کہ "بتاؤ تم انڈین یونین کے حق میں ہو یا پاکستان کے حق میں"۔

بے شک پنڈت جواہر لال نہرو انڈین یونین کے نیک دل۔ امن پسند اور صلح جو وزیر اعظم نے ایک بین الاقوامی بھری مجلس میں نہائت پرشکوہ اور شاندار الفاظ فرمائے ہیں۔ آپ نے ایشیائی اور مشرق بعید کے ممالک کی آزادی کے لئے وکالت کا پورا پورا حق ادا کر دیا ہے۔ لیکن ان اقوام پر جن کو سنانے کے لئے اور ان اقوام پر جن کے فائدہ کے لئے آپ نے یہ شاندار افتتاحی الفاظ کہے۔ ان الفاظ کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ جبکہ ساری دنیا کو یقین ہو چکا ہے۔ کہ آپ کشمیر کے عوام پر نا حق چھا جانے کے لئے فوجی چڑھائی کئے بیٹھے ہیں۔ اور کشمیریوں کو اسی طرح غلام بنا کر رکھنا چاہتے ہیں۔ جس طرح انگریزوں نے ہندوستان کو غلام بنا کر رکھا ہوا تھا۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہند یونین کے نیک دل۔ امن پسند اور صلح جو وزیر اعظم کے یہ شاندار الفاظ یونہی ضائع گئے ہیں۔ ان سے کسی کو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا۔

خطرناک لیڈر مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم

ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں آپ نے فرمایا۔ کہ یہ افواہ کہ ماہ جون کے وسط میں فسادات شروع ہو جائیں گے۔ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ آپ نے پبلک سے استدعا کی ہے۔ کہ ایسی افواہ پھیلانے والوں کی اطلاع فوراً نزدیک ترین تھانہ میں دی جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وسط جون میں فسادات کے متعلق افواہیں پھیلانے والا گروہ دونوں پنجابوں میں کام کر رہا ہے۔ اور یہ ہندو مسلمان اور سکھوں کا یکساں طور پر بدخواہ ہے۔

مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم کی توجہ ہم سول ملٹری گزٹ کی اس کھلی چٹھی کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ جو معاصر نے ماسٹر تارا سنگھ کے نام افتتاحی کالموں میں اپنی اشاعت ۲ جون میں شائع کی ہے۔ یہ بات ہر ایک شریف ہندو مسلمان اور سکھ جانتا ہے۔ کہ جو کچھ پنجاب میں گزشتہ ایام میں ہوا۔ اسکو ماسٹر جی کے ساتھ بڑا تعلق ہے ماسٹر جی اپنی لیڈری کا بڑا کمال اسی میں سمجھتے ہیں کہ سکھوں کو ایک ایسی قوم بنایا جائے۔ جو ہند یونین کے ہندوؤں اور پاکستان کے مسلمانوں کے لئے ایک دائمی مصیبت بنی رہے۔

دنیا میں ایسے لیڈر اور ایسی قومیں اکثر ظہور پذیر ہوتے رہے ہیں لیکن تاریخ بتاتی ہے۔ کہ ایسے لیڈروں اور ایسی قوموں کا انجام ہمیشہ ایک ہی ہوتا رہا ہے۔ حال میں جرمنی کے ہٹلر۔ اٹلی کے مسولینی اور جاپان کے ٹوجو کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ مغربی اور مشرقی پنجاب میں فسادات کی افواہ پھیلانے والے گروہ کا ایسے لیڈروں سے ضرور تعلق ہے۔ جو اپنی قوم کا سب سے بڑا مقصد حیات فسادات برپا کرنا سمجھتے ہیں۔

بے شک ایسے خطرناک لیڈروں کو ویسے ہی خطرناک پیرو بھی مل جاتے ہیں۔ جو تمام قوم کی شرافت پر دھبہ لگا دیتے ہیں۔ اللہ اللہ یہی سکھ قوم ہے۔ جو گرو نانک دیو علیہ الرحمۃ کے محبت بھرے گیت گاتی پھرتی تھی۔ لیکن آج اس قوم کا ایک حصہ ایسے لیڈروں کی راہ نمائی میں محض ایک خوفناک گروہ میں تبدیل ہو گیا ہے۔ جس نے شریف سکھوں کو بھی دنیا بھر میں بدنام کر دیا ہے۔ جن کی اکثریت مسلمہ ہے۔ سچ ہے ایک مچھلی سارے جل کو گندا کر دیتی ہے۔

نیکی اور صلہ رحمی

ما برائے وصل کردن آمدیم
نے برائے فصل کردن آمدیم

ماں باپ اور رشتہ داروں سے نیکی اور صلہ رحمی کرنا اسلام کے اہم احکام میں سے ہے قرآن کریم میں ہے وبالوالدین احسانا کہ اے لوگو ماں باپ سے حسن سلوک اور احسان سے پیش آؤ۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ رضی الرب فی رضی الوالد و سخط الرب فی سخط الوالد (ترمذی) کہ خدا کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے۔ اور خدا کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔ ایک حدیث میں ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رغم انفہ رغم انفہ رغم انفہ تین مرتبہ فرمایا جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو۔ یعنی اس پر افسوس ہے افسوس ہے افسوس ہے۔ عرض کیا گیا کون مراد ہے یا رسول اللہ قال من ادرک والدیہ عند الکبر احدھما او کلاھما ثم لم یدخل الجنۃ (مسلم) کہ جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے میں پایا۔ پھر خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ لوگ نیکی اور صلہ رحمی کرتے تو ہیں۔ مگر وہ نیکی اور صلہ رحمی کرتے تو ہیں مگر وہ نیکی اور صلہ رحمی بدلہ میں کی جاتی ہے۔ اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی اذا قطعت رحمہ وصلھا (بخاری) کہ صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص نہیں ہے۔ جو بدلہ کے طور پر کرتا ہے۔ (جس کے یہ معنے ہیں کہ فلاں رشتہ دار نے ہم سے سلوک کیا تھا۔ یا فلاں تقریب پر اس نے ہمیں بلایا تھا۔ اس لئے ہم بھی اس سے سلوک کریں گے اور بلائیں گے) بلکہ صلہ رحمی کرنے والا حقیقی معنوں میں وہ شخص ہے کہ اس سے قطع رحمی کی جائے۔ تو وہ صلہ رحمی کرے۔ اور حسن سلوک سے پیش آئے۔ مگر افسوس ہے کہ ان اسلامی ارشادات کی تعمیل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ الرحم معلقۃ بالعرش تقول من وصلنی وصلہ اللہ ومن قطعنی قطعہ اللہ (بخاری۔ مسلم) کہ رحم جس سے صلہ رحمی ہے عرش خداوندی سے معلق ہوگا اور کہے گا جس نے مجھ سے ملاپ کیا۔ خدا بھی اس سے ملاپ کرے گا۔ اور مجھ سے قطع تعلق کرے گا اللہ بھی اس سے قطع تعلق کریگا اس حدیث سے ثابت ہے۔ کہ اسلام میں صلہ رحمی کو کتنی اہمیت حاصل ہے حتیٰ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یدخل الجنۃ قاطع (بخاری۔ مسلم) کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ اور ایک روایت میں ہے یقول لا تنزل الرحمۃ علی قوم فیھم قاطع رحم۔ کہ ایسی قوم پر خدا کی رحمت نازل نہیں ہوتی۔ جس میں قطع رحمی کرنے والا ہو۔

مندرجہ ارشادات پیش کرنے سے یہ غرض ہے کہ ہمارے احباب کو صلہ رحمی کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ والدین کی کماحقہ خدمت کرنی چاہیئے۔ اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا چاہیئے۔ اور اس طرح خدا کی رضامندی اور اس کی خوشنودی حاصل کر کے اس کی جنت میں داخل ہونے کے سامان کرنے چاہئیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ

از صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے مواقع پر ہر سال خدام کی مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوتی رہی ہے۔ گزشتہ سال حالات کے ناسازگار ہونے کی وجہ سے اجتماع نہیں ہو سکا۔ چونکہ مجلس کے آئندہ پروگرام کے متعلق فوری مشورہ کر کے اس پر عملدرآمد کرانا ضروری ہے۔ اس لئے مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۱۳ ماہ حال بروز اتوار صبح ۷ بجے اجلاس بلایا جائے۔ اجلاس میں شمولیت کے لئے دعوت نامے بھجوائے جا چکے ہیں۔ ممکن ہے کہ کسی کو چٹھی نہ پہونچی ہو۔ اس لئے بذریعہ اخبار بھی اعلان کیا جا رہا ہے۔ کہ ان تمام مقامات سے جہاں مجالس قائم ہیں۔ صرف ایک ایک نمائندہ شمولیت کے لئے ۱۲ جون کی شام تک ضرور لاہور پہونچ جائے اور ایسے مقامات جہاں ابھی تک باقاعدہ مجلس قائم نہیں ہوئی۔ لیکن وہاں احمدی نوجوان موجود ہیں۔ وہاں کی انجمن ہائے احمدیہ سے استدعا ہے۔ کہ ایک ایک نمائندہ اور بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۳ میکلوڈ روڈ لاہور

ہم لوگ

از جناب ثاقب صاحب زیروی

قتیلِ کشمکش روزگار ہیں ہم لوگ
فریب خوردۂ لیل و نہار ہیں ہم لوگ

ہمیں ہیں وہ جنہیں ازبر ہے سرگزشت چمن
ادا شناسِ خزاں و بہار ہیں ہم لوگ

نشیب پر نہیں اپنی بلندیوں کی اساس
ازل کے دن ہی سے گردوں وقار ہیں ہم لوگ

ہمارے دل نے فریب یوں نہیں کھایا
سمجھ کے بوجھ کے سیماب وار ہیں ہم لوگ

قدم قدم پہ ہیں مجبوریوں کے ہنگامے
خدا گواہ کہ بے اختیار ہیں ہم لوگ

نسیمِ صبح چمن تک ہی کچھ نشاط اپنی
ہمیں نہ چھیڑ بڑے سوگوار ہیں ہم لوگ

نہ اعتبارِ وفا ہے نہ اعتبارِ جفا
یہ کس نگاہ میں بے اعتبار ہیں ہم لوگ

ملائیں ہم سے نظر مہر و ماہ کیا ثاقب
کہ حسن دوست کے آئینہ دار ہیں ہم لوگ

سندھ کے احمدی ماخوذین کے لئے درخواست دعا

سندھ میں ہمارے گیارہ نوجوان واقفین ایک قتل کے الزام میں ماخوذ ہیں۔ ان کے مقدمہ کے فیصلہ کی آخری تاریخ ۲۷ جون ۴۸ء ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ان واقفین کی باعزت رہائی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کی یہ مصیبت ٹال دے۔ اور انہیں باعزت بری فرمائے آمین

خاکسار:۔ عبدالرحیم احمد ناصر آباد اسٹیٹ سندھ

درخواست ہائے دعا

(۱) عزیزم احمد صادق متعلم مدرسہ احمدیہ ابن مولوی علی انور صاحب آف بنگال عرصہ چار یا پانچ ماہ سے بیمار ہے۔ اور داخل ہسپتال ہے۔ احباب جماعت اور خصوصاً صحابہ کرام کی خدمت میں اس ہونہار بچے کے لئے دعا کی درخواست ہے احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

صلاح الدین ناصر خلف ابوالہاشم خان صاحب مرحوم

(۲) خاکسار کے بھانجے عزیز عبدالسلام کا امتحان کیمبرج میں ۲۹/۵/۴۸ سے شروع ہے مہربانی فرما کر اس کی اعلےٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔ نیز عاجز کے بچے عزیز لطف المنان کی میٹرک کے امتحان میں اعلےٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔

خاکسار:۔ فضل الرحمن حکیم مبلغ مغربی افریقہ

تقرر امیر ضلع لائل پور

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ کو جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور کے واسطے ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔ لائل پور شہر کی مقامی جماعت بھی ان کے حلقہ امارت میں شامل ہوگی۔ (ناظر اعلیٰ)

دنیا کے کناروں تک۔ افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں

رپورٹ احمدیہ دار التبلیغ مشرقی افریقہ ماہ مارچ ۱۹۴۸ء

(از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

عرض حال

خاکسار ایک لمبے عرصہ سے دار التبلیغ مشرقی افریقہ کی ماہوار رپورٹ الفضل کے لئے نہیں لکھ سکا۔ مبلغین کی آمد۔ غیر معمولی حالات، گوناگوں مصروفیات (جن سے مجھے گذشتہ سال سے دوچار ہونا پڑتا ہے) اور سفروں کی کثرت نے اس پروگرام میں خلل پیدا کر دیا۔ اور میں محسوس کرتا ہوں کہ الفضل سے خدمت سلسلہ اور تبلیغ احمدیت کے حالات پڑھ کر جو بزرگان سلسلہ و احباب جماعت خاکسار کی کامیابی کے لئے دعا کرتے تھے۔ میں ان کی دعاؤں سے بھی محروم ہوں۔ گذشتہ ماہ جناب وکیل التبشیر صاحب نے تاکیدی ارشاد ماہوار رپورٹ لکھنے کا بھی بھیجا۔ میں اپریل کے شروع میں احمدیہ کانفرنس کی تیاری میں مصروف ہو گیا۔ اور پھر اس وجہ سے سارا ماہ سفر رہا۔ اب ایک ہفتہ ہوا کہ دو ہزار میلوں کے لمبے سفر سے آیا ہوں۔ اور یہ رپورٹ لکھ رہا ہوں۔

نئے مبلغین کی آمد

عرصہ زیر رپورٹ میں برادرم عزیزم مولوی عبدالکریم صاحب شرما ممباسہ پہنچے۔ اور برادرم مکرم مولوی محمد منور صاحب نیروبی پہنچے۔ ہر دو مبلغین نے نیروبی کے احباب میں قادیان۔ درویشان قادیان اور درد انگیز حالات کے جماعت کے دلوں کو گرمایا۔ مختلف مجالس میں۔ انفرادی طور پر اور بذریعہ لیکچر ہے قرار دلوں کو پیارے آقا کی سرگرمیوں سے تسکین دینے کی کوشش کی غیر از جماعت دوست بھی شوق سے قادیان اور پاکستان کے تازہ حالات دریافت کرتے رہے۔ افریقن احباب کو سواحیلی زبان میں بذریعہ ترجمان برادرم شرما صاحب نے قادیان، پاکستان اور مسلمانوں کی درد بھری داستان اور بے مثال قربانی سے آگاہ کیا ہر دو مبلغین ابتدائی چند ایام کے بعد ملکی حالات۔ زبان اور دیگر امور کے سیکھنے میں مشغول ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی آمد کو ان کے لئے۔ جماعتوں کے لئے اور سلسلہ کے لئے موجب برکت بنائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

دیہات میں تبلیغ

عرصہ زیر رپورٹ میں مبلغین ٹبورا عزیز برادرم مولوی جلال الدین صاحب قمر اور معلم امری عبیدی صاحب نے سات دیہات کا تبلیغی دورہ کیا۔ یہ سارے دیہات ٹبورہ کے ارد گرد دس میل کے اندر ہیں۔ ان میں سے بعض دیہات میں دو دو مرتبہ۔ برسات کی شدت کے باوجود دورہ کیا۔ سلسلہ کے مختلف اشتہارات بزبان سواحیلی لوگوں میں تقسیم کئے۔ ایک افریقن کورٹ میں تقریر کی یہ امر موجب مسرت ہے کہ برادرم قمر صاحب سواحیلی زبان میں تقریر کر لیتے ہیں۔ الحمد للہ۔ ایک گاؤں مساگاوا کے ایک افریقن نے احمدیت قبول کی۔ برادرم شرما صاحب بھی بعض سفروں میں ساتھ رہے۔ ٹبورا سے سات میل کے فاصلہ پر ایک مشن جو کیتھولک عیسائیوں کا ہے۔ وہاں مشنری ٹریننگ لینے والے افریقن طلباء سے گفتگو ہوئی۔ اور انہیں بتایا کہ مسیح خدا نہ تھا۔ اور نہ ہی مسیح کا مشن عالمگیر تھا۔ ان طلباء میں "کیا مسیح خدا تھا" سواحیلی اشتہار بھی تقسیم کیا گیا پھر ٹبورا میں ملٹری فوج کے ایک جلسہ میں یورپین مشنری جب اپنی تقریر ختم کر چکا تو معلم امری عبیدی صاحب نے سوالات کئے۔ ان سوالات کا جواب پادری تسلی بخش صورت میں نہ دے سکا۔ مسلمان حاضرین پر خاص طور پر بڑا اچھا اثر ہوا۔ اس کے بعد "اشتہار کیا مسیح خدا تھا؟" تقسیم کئے گئے۔

جیلوں میں تبلیغ

ہم باقاعدگی سے جیلوں میں بھی ہفتہ وار جا کر تبلیغ کرتے ہیں۔ اس عرصہ میں دو مختلف جیلوں میں انڈین عربوں اور افریقن قیدیوں میں ہمارے مبلغین آٹھ مرتبہ گئے۔ نہ صرف اخلاقی امور کے متعلق انہیں سمجھایا گیا۔ بلکہ عبادات وغیرہ اور مذہبی امور کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔ اور انہیں اس عرصہ سے حقیقی فائدہ اٹھانا اور سچی تبدیلی پیدا کرنے کی تلقین کی گئی مسلمان قیدیوں کو نماز کے سبق بھی دیئے جاتے رہے۔ اور انہیں ایک دوسرے سے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنے کی ہدایت کی جاتی رہی۔ ان میں سواحیلی کتب و اشتہارات بھی تقسیم کئے گئے۔ انڈین قیدیوں میں گجراتی کا لٹریچر دیا جاتا رہا۔ بعض لوگ "اسلامی اصول کی فلاسفی" بزبان گجراتی کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

درس و تدریس کے ذریعہ تبلیغ

اس عرصہ میں چند دنوں کے وقفہ کے بعد باقاعدہ شہر کے ایک محلہ میں ایک افریقن کے مکان پر نماز عشاء کے بعد درس و تدریس کا سلسلہ برادرم قمر صاحب نے شروع کیا۔ اس طریق سے وہ غیر احمدی جو اس محلہ میں رہتے ہیں۔ اور مسجد میں آنے سے کتراتے ہیں۔ وہ شامل ہوتے رہے۔ برادرم معلم امری عبیدی بعض دنوں میں یہ درس دیتے رہے۔ بعد درس مختلف سوالات کرنے کی اجازت دی جاتی رہی اور اس طرح بعض اوقات دیر رات تک عیسائیوں اور غیر احمدیوں کو تبلیغ کرنے کا موقع ملتا رہا۔

گورنمنٹ افریقن سکول میں تبلیغ

گورنمنٹ افریقن سکول میں ہفتہ میں دو مرتبہ حکومت نے مذہبی تعلیم کے لئے ایک ایک گھنٹہ کا وقت رکھا ہوا ہے۔ عیسائی مشنری باقاعدہ جاتے ہیں۔ ہم بھی بفضل خدا اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس سے نہ صرف سکول کے سینئر طلباء میں ہم اپنا لٹریچر تقسیم کر لیتے ہیں۔ بلکہ لیکچروں کے ذریعہ اپنے خیالات کی بھی اشاعت کرتے ہیں۔ اس عرصہ میں برادرم معلم امری عبیدی سکول جاتے رہے۔ علاوہ ازیں بعض اوقات درس قرآن و حدیث ان طالب علموں میں دیا جاتا رہا ہے۔ اور بعض کو دینی اسباق۔

بچوں کی تعلیم و تربیت

بعد نماز عصر انڈین احمدی بچے اور بعض دوسرے مسلمانوں کے بچے احمدیہ مسجد الفضل میں آ جاتے ہیں اور انہیں قرآن مجید ناظرہ۔ قاعدہ یسرنا القرآن اور نماز کے سبق اور احمدیت و اسلام کے ضروری موٹے موٹے مسائل اور بعض تربیتی نظمیں یاد کرائی جاتی ہیں یہ کام برادرم قمر صاحب کے سپرد ہے۔ تاہم کبھی کبھار ان کی مصروفیت کے اوقات میں معلم امری عبیدی صاحب بچوں کی کلاس لے لیتے ہیں۔

افریقن معلمین کی ٹریننگ

ٹبورا میں افریقن معلمین کی ٹریننگ دیہاتی مبلغین کے رنگ میں کئے جانے کا بھی انتظام کیا گیا ہے دراصل گذشتہ تین ماہ سے یہ کلاس جاری ہے۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ کی ہدایت کہ جب تک افریقن مبلغین اور تجارت کی طرف توجہ نہ کی جائے گی۔ کامیابی مشکل ہے کے پیش نظر کسمو کے علاقہ سے چار نوجوانوں کو ملایا گیا ان کے لئے ایک خاص پروگرام تیار کیا گیا ہے۔ خدا کے فضل سے انہوں نے نماز۔ قاعدہ یسرنا القرآن خطبہ جمعہ۔ نماز جنازہ۔ خطبہ نکاح اور حلال و حرام چیزوں کے متعلق واقفیت حاصل کر لی ہے۔ نماز پڑھنے کا طریق اور دیگر مسائل بھی سیکھ لئے ہیں۔ اور قرآن مجید ناظرہ پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ اور ایک نوجوان تو عنقریب قرآن مجید ناظرہ ختم کرنے والا ہے۔ ان کو بعض کاموں کی ٹبورا میں عملی رنگ میں بھی مشق کرائی جاتی ہے۔ اب انہیں انشاء اللہ ماہ مئی کے آخر میں واپس کسمو میں بھجوایا جائے گا۔ تا وہاں کے نو مسلموں کی تعلیم و تربیت میں انڈین مبلغین کا ساتھ دے سکیں۔ وقتاً فوقتاً میں ان کا امتحان لیتا رہا ہوں اور مغرب و صبح کی نماز کے بعد ان سے مختلف مسائل پر تقریریں اور دیگر باتیں دریافت کی جاتی رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے۔ اور ان کو بہتر رنگ میں کام کی توفیق دے۔ آمین۔

تحریری کام

عرصہ زیر رپورٹ میں "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات" بزبان سواحیلی جس کا مسودہ کسی حد تک تیار تھا۔ اس کی نظر ثانی کرتے ہوئے مجھے بہت کچھ تغیر و تبدل اور اضافہ کرنا پڑا ہے۔ اور اب خدا کے فضل سے پہلا باب بہت حد تک قابل تسلی رنگ میں لکھا جا کر ٹائپ کر دیا جا چکا ہے بعض امور کی تلاش کے لئے کئی ایک کتب کا مطالعہ کرنا پڑا۔ اور بعض عیسائیوں کی لکھی ہوئی کتب ان کے اعتراضات کی تفصیلات معلوم کرنے کے لئے دیکھیں۔ پھر میں تا ان کے جوابات ساتھ کے ساتھ لکھ دیئے جائیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے امید ہے۔ کہ جب یہ کتاب مکمل ہو جائے گی۔ تو انشاء اللہ اس ملک میں بزبان سواحیلی یہ کتاب بطور اتھارٹی کے خیال کی جائے گی۔ وھو الموفق۔

علاوہ ازیں "احمدیہ مسجد الفضل ٹبورا" کے متعلق گذشتہ دو تین سال سے یہ خیال تھا کہ تمام حسابات آمد و خرچ اور دیگر ضروری امور افتتاح کے سلسلہ میں جو پیش آئے۔ اور تاریخی طور پر بعض حالات کو محفوظ کر دیا جائے۔ چنانچہ ایک خوبصورت دیدہ زیب رسالہ چھپوانے کا بندوبست کیا گیا۔ اور تمام مسودہ کو اس غرض سے تیار کیا گیا۔ اور ٹائپ کروا لیا گیا۔ اور پریس میں روانہ کیا گیا۔

"اسلام و دیگر مذاہب" حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایک لیکچر کو جو کتابی صورت میں چھپ چکا ہے۔ اس کے سواحیلی ترجمہ کے لئے برادرم معلم امری کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ وہ تیسرا حصہ اس رسالہ کا ترجمہ کر چکے ہیں۔ اور ساتھ ٹائپ بھی کرتے چلے جا رہے ہیں۔ تمام مسودہ تیار ہونے پر اصل اردو کے ساتھ نظر ثانی کا کام میں خود کروں گا۔ انشاء اللہ۔

"اسباق الاسلام" سواحیلی کی کتاب میں نے لکھی تھی۔ اور جو چھپ کر خدا کے فضل سے بڑی مقبول ہوئی تھی۔ کئی سالوں سے یہ کتاب ختم ہو چکی تھی اور پبلک کی طرف سے مانگ تھی۔ اس کو دوبارہ چھپوانے کے لئے نظر ثانی کی۔ بہت سی باتوں کا اضافہ کیا۔ بعض سبق بھی بڑھائے۔ اور ترمیم وغیرہ کی۔ اور طباعت کے لئے ٹائپ کروا دیا گیا۔ اکسٹھ صفحات پر ٹائپ ہو کر ختم ہوئی ہے۔

زنجبار کے شیخ ابوبکر باکثیر جواب دے چکے

ہیں۔ انہوں نے ایک کتاب ہمارے خلاف "فتنۂ القادیانیہ" سواحیلی میں لکھی تھی۔ اس کا جواب کا مسودہ عرصہ سے تیار پڑا تھا۔ اس عرصہ میں اس کی نظر ثانی کر کے بغرض طباعت اسے مکمل کیا۔ اور ٹائپ کر دیا گیا۔ جو تریسٹھ صفحات پر ٹائپ ہو کر ختم ہوئی ہے۔

افریقن کی بہتری

دن بدن افریقن کا دماغ کمیونزم کی طرف جا رہا ہے۔ اس خطرہ کو حکومت اور دیگر لیڈر محسوس کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں "افریقن کی آئندہ خوشحالی" کے مضمون پر میں نے بردارم

معلم امری عبیدی صاحب کو ضروری مواد اور نوٹس و ہدایات دیں۔ جن کے پیش نظر انہوں نے ایک رسالہ سواحیلی میں مرتب کیا۔ جو ٹائپ ہو کر تیس صفحات میں آیا ہے۔ جس کی نظر ثانی خاکسار نے کی ہے۔ اور اس مضمون کی طباعت کے لئے انتظام کی فکر میں ہوں۔ بعض دیگر سواحیلی مسودات بھی اس عرصہ میں برادرم معلم امری صاحب نے ٹائپ کر کے تیار کئے جو خاکسار کے مختلف مضامین پر مشتمل تھے۔ (باقی)

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

موسمی تعطیلات کے بعد یکم جون ۱۹۵۳ء کو ہمارا ہائی سکول کھل گیا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں بچوں کو بہت جلد چنیوٹ بھجوائیں رہائش کے لئے بورڈنگ کا بفضلہ تعالیٰ انتظام ہے۔ بورڈنگ کے اخراجات حصہ پرائمری کے لئے تقریباً ۱۵ روپے اور جماعت پنجم سے ہشتم تک تقریباً بیس ۲۰ روپے۔ اور نہم دہم کے لئے تقریباً ۲۵ روپے ہیں۔ اس میں خرچ خوراک تقریباً ۱۲-۱۳ روپے۔ فیس سکول۔ حجام دھوبی معمولی سٹیشنری وغیرہ شامل ہیں۔ دودھ۔ دہی خالص مل جاتا ہے۔ حسب ذیل اشیاء بچوں کو ساتھ لانی چاہئیں۔ (۱) ٹرنک۔ (۲) تھالی (۳) گلاس معمولی بستر۔ چارپائی (چارپائی یہاں سے کرائے پر بھی لائی جا سکتی ہے) والدین کو چاہیئے۔ کہ بچوں کے لئے مذکورہ بالا شرح سے ماہانہ باقاعدہ رقم بھیجتے رہیں۔ جو سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس کے نام آنی چاہیئے۔ بچوں کے نام منی آرڈر نہیں کرنا چاہیئے۔ ہوسٹل میں بچوں کی پوری نگرانی کی جاتی ہے۔ درس تدریس کا سلسلہ بھی باقاعدہ جاری ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ ماں باپ جو اپنے بچوں کو حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے بچوں کو یہاں بھجوائیں۔ تمام اساتذہ سکول بفضل تعالیٰ محنت سے بچوں کو پڑھاتے ہیں۔ اور اسباق کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دیتے ہیں (سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ)

رپورٹ جلسہ لجنہ اماء اللہ لاہور

ہمارا پندرہ روزہ جلسہ مورخہ ۳۰ مئی ۵ بجے شام زیر صدارت محترمہ اہلیہ صاحبہ میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد رشیدہ بیگم فرحت نے نظم پڑھی۔ امۃ اللہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ لاہور نے مضمون بعنوان "عورتوں کے لئے دینی تعلیم اشد ضروری ہے" پڑھ کر سنایا۔ جس میں بتایا گیا کہ جاہل ماؤں کے بچے بھی علوم دینی و دنیاوی کی دولتوں سے محروم رہتے ہیں۔ یعنی بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت کا دارومدار ماؤں پر ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ سب احمدی عورتیں دینی تعلیم سے پوری طرح واقفیت حاصل کریں لطیفہ شمیم صاحبہ نے قرآن کریم کے حقائق و معارف پر ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد امۃ اللہ صاحبہ نے درثمین سے نظم پڑھی۔ پھر حفیظہ بیگم صاحبہ متعلمہ دینیات کلاس دہم بار غنے آیات قرآنی کی روشنی میں وفات مسیح پر تقریر کی جس پر انکو انعام بھی دیا گیا۔ بعد ازاں استانی امۃ الحمید صاحبہ نے وصیت پر ایک پر زور لیکچر دیا۔

آپ نے کہا کہ ہر احمدی عورت کو جلد از جلد وصیت کرنی چاہیئے۔ یہ تو خدا تعالیٰ سے ایسا سستا سودا ہے کہ سوائے ہم خوش نصیبوں کے اور کسی کے حصہ میں نہیں آیا۔ انسان خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے ۱/۱۰ حصہ اسی کی راہ میں دینے سے بہشت کا وارث بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ نیک اعمال اس کے ساتھ ہوں۔ دوران جلسہ میں ممبرات سے نماز کا امتحان بھی لیا گیا۔ آخر میں جنرل سیکرٹری صاحبہ سیدہ ام متین صاحبہ نے نماز کے امتحان کا نتیجہ سنایا۔ اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ضروری ارشاد

"ہر احمدی کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں اپنے واقفوں اپنے ہم عصر لوگوں کو تحریک کرے۔ کہ ان میں سے جو لوگ اس وقت تحریک جدید میں حصہ نہیں لے سکے سو وہ دفتر دوم میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔" (نائب وکیل المال تحریک جدید)

ضروری اعلان

مسمی عبد الرشید صاحب سابق انچارج لاؤڈ سپیکر جو کہ قادیان میں نظارت ہذا کے ماتحت لاؤڈ سپیکر میکینک کا کام کرتے تھے۔ اعلان ہذا کو دیکھتے ہی فوراً دفتر میں پہنچ جائیں۔ ضروری ہے (نائب ناظر تعلیم و تربیت)

درخواست دعا میرا لڑکا بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں (حکیم یوسف علی فلیمنگ روڈ۔ لاہور)

درخواست دعا

خاکسار کے بھانجے عزیز عبد السلام کا امتحان کیمبرج میں ۲۹/۵ سے ۴/۶ شروع ہے۔ مہربانی فرما کر اس کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائی جاوے۔ نیز عاجز کے بھتیجے عزیز لطف المنان کی میٹرک کے امتحان میں اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائی جاوے (خاکسار فضل الرحمٰن حکیم مبلغ آمدہ از مغربی افریقہ)

۲۔ میری بیوی ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (خاکسار محمد صدیق کاتب اخبار الفضل)

تبلیغ کی ایک بہت ہی آسان راہ

آپ جن کو اردو یا انگریزی میں تبلیغ کرنی چاہتے ہیں ان کے پتے ہمکو روانہ کریں ہم ان کو مفت لٹریچر روانہ کرینگے۔ اگر آپ اپنے لئے انگریزی یا اردو رسالہ چاہتے ہیں تو ایک روپیہ میں پانچ روانہ کئے جائیں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد

پچیس فیصدی سے زائد چندہ کی تحریک

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو تحریک فرمائی تھی۔ کہ

"اس مصیبت کے وقت میں زیادہ کماؤ کم خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ چندہ دو۔ اب کم سے کم چندہ پچاس فیصدی آمد ہونا چاہئیے

اس سے زیادہ جتنی خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے"

اور پھر فرمایا۔ کہ جو پچاس فیصدی نہیں دے سکتا۔ چالیس فیصدی دے۔ جو چالیس فیصدی نہ دے سکے۔ تیس فیصدی دے۔ جو یہ بھی نہیں دے سکتا پچیس فیصدی ہی دے۔"

حضور کی اس مبارک تحریک میں جن مخلصین نے حصہ لیا ہے۔ ان کی ایک فہرست پہلے شائع ہو چکی ہے۔ بقیہ فہرست اب درج کی جا رہی ہے

گوگیرہ (منٹگمری)

۱۔ میاں عبد الحق صاحب ۲۵ فیصدی
۲۔ میاں فضل الحق صاحب " "
۳۔ غلام محمد صاحب " "
۴۔ محمد شفیع صاحب " "
۵۔ صوفی غلام محمد صاحب " "
۶۔ شیخ منور الدین صاحب " "

اوکاڑہ

۱۔ چوہدری غلام قادر صاحب ۲۵ فیصدی
۲۔ چوہدری محمد مالک صاحب ۵۰ فیصدی
۳۔ میاں دین محمد صاحب " "
۴۔ چوہدری ظفر علی صاحب ۲۵ فیصدی
۵۔ چوہدری طفیل احمد صاحب " "
۶۔ چوہدری عبد الواحد صاحب " "
۷۔ شیخ گلزار احمد صاحب " "
۸۔ بابو محمد امین صاحب ۳۳ فیصدی
۹۔ ڈاکٹر عنایت علی صاحب ۲۵ فیصدی
۱۰۔ شیخ احمد دین صاحب " "

کمال ڈیرہ (سندھ)

۱۔ حکیم محمد جمیل صاحب ۴۰ فیصدی
۲۔ محمد سریل صاحب ۲۵ فیصدی
۳۔ شمس الدین احمد " "

دہ چیا

۱۔ چوہدری شاہ دین صاحب ۲۵ فیصدی
۲۔ چوہدری نور الدین صاحب " "
۳۔ غلام رسول صاحب " "
۴۔ شمس الدین صاحب ۵۰ فیصدی
۵۔ مہر نور محمد صاحب ۲۵ فیصدی

نواب شاہ

۱۔ رضا محمد صاحب ۵۰ فیصدی
۲۔ قاضی محمد عیسیٰ صاحب ۲۰ فیصدی

جمال پور (سندھ)

۱۔ چوہدری جمال الدین صاحب ۵۰ فیصدی
۲۔ محمد ابراہیم صاحب ۲۵ فیصدی

ملیر چھاؤنی (کراچی)

۱۔ جمعدار محمد نصیب صاحب ۵۰ فیصدی
۲۔ صوبیدار محمد سعید صاحب ۲۵ فیصدی
۳۔ غلام مصطفیٰ صاحب ۵۰ فیصدی
۴۔ مبارک احمد صاحب " "
۵۔ حوالدار قاضی عبد الرشید صاحب ۲۵ فیصدی
۶۔ احمد مختار صاحب ½۳۳ فیصدی
۷۔ سید نذیر احمد شاہ صاحب ۵۰ فیصدی

ریلوے اسٹیشن کوئٹہ

۱۔ شیخ کریم صاحب ۲۵ فیصدی
۲۔ ڈاکٹر محمد عبد الرشید صاحب " "
۳۔ شیخ محمد شریف صاحب " "
۴۔ محمد اقبال صاحب " "
۵۔ شیخ محمد حنیف صاحب " "
۶۔ سید شریف احمد صاحب " "
۷۔ محمود احمد صاحب " "
۸۔ محمد عثمان صاحب " "
۹۔ عبد السلام صاحب " "
۱۰۔ ملک مبارک احمد صاحب " "
۱۱۔ چوہدری محمد حیات صاحب " "
۱۲۔ غلام صادق صاحب " "
۱۳۔ محمد اسمٰعیل صاحب ۳۳ فیصدی

باقی آئندہ — نظارت بیت المال

مشرقی پنجاب اور ہندوستان سے آئے ہوئے

مندرجہ ذیل موصی صاحبان اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں

۱۔ نور محمد صاحب میکینیکل انڈسٹریز قادیان وصیت نمبر ۲۵۱۹
۲۔ جمال الدین صاحب لدھیانہ محمد الدین مینیجر خرینٹ نمبر ۲۵۲۰ [illegible]
۳۔ بشیر احمد صاحب نمبر ایم۔ ٹی سیکشن نمبر ۲۵۲۱
۴۔ امتہ اللطیف صاحبہ بنت عبد الرحیم صاحب سوڈا واٹر فیکٹری قادیان نمبر ۲۵۲۵
۵۔ رضیہ افضال جہاں صاحبہ بنت سید ارتضا حل صاحب دہلی نمبر ۲۵۲۶
۶۔ ماسٹر محمد مولا داد صاحب ٹی۔ آئی ہائی سکول قادیان نمبر ۲۵۲۷
۷۔ اقبال بیگم زوجہ شیخ محمد اکرام صاحب دوکاندار قادیان نمبر ۲۵۰۰
۸۔ فضل الرحمٰن صاحب ولد مولوی فضل الٰہی صاحب دار البرکات قادیان نمبر ۲۵۳۲
۹۔ مرزا غلام مصطفیٰ صاحب ولد مرزا محمد ابراہیم صاحب دھرم کوٹ بگہ وصیت نمبر ۲۵۳۷
۱۰۔ محمد عبد السلام خان صاحب ٹیچر ٹی۔ آئی ہائی سکول قادیان وصیت نمبر ۲۵۴۱
۱۱۔ چوہدری نواب الدین مدرس نمبر ۲۵۴۲
۱۲۔ چوہدری عطاء اللہ خان ولد چوہدری بدر الدین صاحب ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول قادیان نمبر ۲۵۴۳
۱۳۔ لفٹننٹ چوہدری محمد نذیر صاحب ۱۴/۶ رجمنٹ جدید داڑہ وصیت نمبر ۲۵۷۰
۱۵۔ چوہدری احسان الٰہی صاحب سٹیٹ سیکشن P.W.D سنٹرل دہلی وصیت نمبر ۲۵۷۱
۱۶۔ محمد لطیف صاحب ریلوے سپرنٹنڈنٹ دہلی نمبر ۲۵۷۴
۱۷۔ چوہدری عبد المجید صاحب چک ۳۲۵ ج۔ب کلوزنگ ڈائریکٹوریٹ دہلی نمبر ۲۵۷۳
۱۸۔ شیخ محمد اقبال صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی دہلی وصیت نمبر ۲۵۷۷
۱۹۔ خواجہ عبد الستار صاحب ولد خواجہ عبد اللہ صاحب قادیان وصیت نمبر ۲۵۸۶
۲۰۔ میجر عبد الحق صاحب سنٹرل برگیڈ سیالکوٹ نمبر ۲۵۸۹
۲۱۔ عطاء اللہ صاحب لدھیانہ میاں سراج دین صاحب دار الرحمت قادیان وصیت نمبر ۲۵۹۰
۲۲۔ مولوی برکت علی صاحب لائق دار الفضل لدھیانہ نمبر ۲۵۹۵
۲۳۔ عبد الرشید صاحب بدوملہوی مسجد فضل قادیان نمبر ۲۵۹۶
۲۴۔ محمد عبد اللہ صاحب بدوملہوی نمبر ۲۵۹۹
۲۵۔ استانی سیدہ صاحبہ سید مہدی حسین صاحب قادیان نمبر ۲۶۰۰
۲۶۔ عبد الرزاق خان صاحب ولد نثار احمد خان صاحب بوٹا لبستی جاودالا وصیت نمبر ۲۶۰۱
۲۷۔ مرزا محمود احمد صاحب ولد مرزا افضل صاحب دفتر الفضل قادیان وصیت نمبر ۲۶۰۳
۲۸۔ محمد حبیب اللہ ولد میاں فقیر محمد صاحب جگراؤں ضلع لدھیانہ وصیت نمبر ۲۶۰۸

اشتہار برائے اطلاع عام

منجانب میجر شہزادہ غلام احمد صاحب خلف شہزادہ غلام محمد صاحب ولکشا منزل کشمیری دروازہ لاہور

میں اپنی جائداد ایک قطعہ زمین افتادہ نزد گراج ہا واقعہ محال کاکشاں بیرون سرکی دروازہ شہر پشاور بحدود اربعہ ذیل فروخت کر رہا ہوں مشرق سرائے وارثان حاجی الٰہ بخش۔ مغرب جوبلی سڑک و شہر پناہ جنوب کوچہ سرائے وارثان حاجی الٰہ بخش۔ مسجد و نہر شمال زمین مملوکہ انجمن جماعت احمدیہ پاکستان لاہور

مالکان جائداد ملحقہ کو بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ اگر وہ متذکرہ بالا جائداد کو خرید کرنا چاہیں۔ تو آج کی تاریخ سے ۱۵ یوم کے اندر بذریعہ رجسٹرڈی خط و کتابت قیمت وغیرہ طے کر کے خرید سکتے ہیں ۱۵ یوم کے بعد متذکرہ بالا جائداد کو کسی دوسرے شخص پر جو قیمت زیادہ دے گا۔ فروخت کرنے کی صورت میں کسی کو حق شفع یا کسی قسم کی قانونی چارہ جوئی کا حق حاصل نہ ہوگا۔

(۱۷)

کراچی میں

بفضلہ خداوند کریم ہم نے کمیشن ایجنٹ اور امپورٹ کا کام شروع کیا ہوا ہے احباب ہمارے ذریعہ ہر قسم کا مال خرید و فروخت کر کے فائدہ اٹھائیں

منصور برادرز پوسٹ بکس ۳۸۹ کراچی ۳

ہندوستان میں بھی اُردو کے فروغ کے متعلق سرگرمیاں جاری رہینگی

کراچی ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۳ر جون

آل پاکستان انجمن ترقی اُردو کا افتتاح کرتے ہوئے انجمن کے سیکرٹری ڈاکٹر عبدالحق نے کہا جب تک ہندوستان یونین میں اُردو کا ایک بھی نام لیوا موجود ہے۔ وہاں اُردو کو فروغ دینے اور اسے ہر دلعزیز بنانے کے متعلق ہماری سرگرمیاں جاری رہینگی۔ ڈاکٹر عبدالحق نے کہا ہم نے گو انجمن کو پاکستان میں جاری کر لیا ہے لیکن ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس کا دہلی کا دفتر بھی بدستور جاری رہے گا۔ اُردو کی سابقہ تاریخ کو دہراتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے کہا اُردو کی ترویج و فروغ میں اُن لوگوں کا زیادہ حصہ ہے۔ جن کی مادری زبان اُردو نہ تھی۔ صوبجات متحدہ۔ مدراس اور گجرات اس کی خدمت میں سب سے پیش پیش رہے ہیں۔ آپ نے کہا سندھی اور اُردو دونوں زبانوں میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ دونوں کا رسم الخط ایک سا ہے اس کے علاوہ دونوں زبانوں میں فارسی کے الفاظ کا کافی ذخیرہ موجود ہے لہذا سندھیوں کو بھی اُردو سے بہت فائدہ پہنچے گا۔ تقریر کے آخر میں ڈاکٹر عبدالحق نے امید ظاہر کی کہ تمام سندھی اور پاکستان کا ہر باشہری اردو کی ترویج و اشاعت میں دن رات کوشاں رہیگا۔ اور اُسے اپنی قومی زبان بنائیگا

کشمیر کمیشن کے لئے امریکہ کا نمائندہ

واشنگٹن ۳ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر کے ہڈل کو سلامتی کونسل کے کشمیر کمیشن میں امریکی نمائندہ نامزد کر دیا گیا ہے مسٹر ہڈل ۱۹۱۵ء تک اُستاد اور اخبار نویس رہے پہلی جنگ عظیم کے بعد پیرس میں صلح کی گفت و شنید کے سلسلہ میں امریکی کمیشن سے متعلق رہے

عراق اور پاکستان میں سفارتی تعلقات کا قیام

کراچی ۳ر جون معلوم ہوا ہے کہ عراق اور پاکستان کے مابین مستقبل قریب میں سفارتی تعلقات قائم ہونے والے ہیں۔ راجہ غضنفر علی خاں جو ایران میں پاکستان کے سفیر مقرر ہوئے ہیں اپنے دوسرے فرائض کے علاوہ عراق میں، پاکستان کے مفاد کی نگرانی کریں گے۔

ریاست قلات میں حکومت پاکستان کے مخالف عناصر

کراچی ۳ر جون کراچی کے سیاسی حلقے اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ ریاست قلات میں ہنوز ایسے عناصر موجود ہیں جو حکومت پاکستان کے غیر وفادار ہیں۔ وہ اپنی مذموم مہم میں مصروف ہیں ریاست کی قومی جماعت نے ملکی و غیر ملکی کی متشددانہ تحریک شروع کر رکھی ہے جس سے بہت سے مکرانیوں اور پٹھانوں کو آزار پہنچا ہے۔ خیال یہ ہے کہ اس ہفتہ خان موصوف قائد اعظم سے مزید ملاقات میں بعض ریاستی امور کو حل کرنے کے لئے حکومت پاکستان کی ہدایت کے جویا ہوں گے۔

خان قلات کے برادر مسٹر عبدالکریم کی گمشدگی اب تک ایک سربستہ راز ہے انہیں کچھ عرصہ پیشتر مکران کا حاکم مقرر کیا گیا تھا۔ وہ کچھ سامان حرب لیکر اور جرائم پیشہ پیروؤں کے ایک گروہ کے ساتھ غائب ہو گئے تھے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ افغانی علاقہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ وہاں اس لئے گئے ہیں کہ مستقر حاصل کر کے وہاں سے بلوچستان کے علاقہ میں چھاپے مارے جاسکیں۔

مسٹر بیون مستعفی نہ ہونگے

لندن ۳ر جون ۔ بعض برطانوی اور غیر ملکی اخبارات میں یہ اطلاعات شائع ہوئی تھیں کہ مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ عہدہ وزارت سے مستعفی ہونے والے ہیں۔ اور مسٹر ڈالٹن ان کے جانشین ہوں گے برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے ان اطلاعات کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔

امیر فیصل کا عزم لندن

لندن ۳ر جون ۔ سعودی عرب کے سفارت خانہ نے اعلان کیا ہے کہ امیر فیصل نیویارک سے بذریعہ ہوائی جہاز لندن پہنچ رہے ہیں ان کے ہمراہ سعودی سفیر شیخ حافظ اور شیخ ابراہیم السلیمان اور سیکرٹری صالح عباد ہوں گے۔

ہالینڈ کا اسرائیلی حکومت کو تسلیم کرنے سے انکار

ہیگ ۳ر جون۔ ولندیزی حکومت کے روبرو ان دنوں اسرائیلی حکومت کے تسلیم یا عدم تسلیم کا مسئلہ وجہ نزاع بنا ہوا ہے۔ سمندر پار مقبوضات کی وزارت نے اس پر کڑی نکتہ چینی کی۔ ایک اشتراکی رکن نے اس بات پر زور دیا۔ کہ اسرائیلی حکومت کو تسلیم کیا جائے مگر وزیر خارجہ نے اسکی مخالفت کی۔

حکومت مشرقی بنگال نے بین المملکتی معاہدے پر عمل شروع کر دیا

ہر ضلع میں اقلیتوں کے بورڈ بنانے کا فیصلہ

ڈھاکہ ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۳ر جون

بین المملکتی معاہدے کے مطابق مشرقی بنگال کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اقلیتوں کے حقوق و مفادات کے تحفظ کے لئے صوبائی اور اضلاعی بورڈ بنائے جائیں یہ بورڈ اقلیتوں کی عام شکایات کو سلجھایا کریں گے۔ مشرقی بنگال کی مجلس قانون ساز کا اجلاس ۱۱ ماہ رواں کو منعقد ہو رہا ہے اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مشرقی بنگال کی حکومت نے اسمبلی کے غیر مسلم ممبروں سے درخواست کی ہے کہ وہ صوبائی بورڈ کیلئے تین ممبر اور ہر اضلاعی بورڈ کیلئے تین تین ممبر نامزد کریں اور معینہ تاریخ سے پیشتر یہ سارے نام مجلس قانون ساز کے سیکرٹری کو بھیج دیں ان صوبائی اور اضلاعی بورڈوں میں کل پانچ پانچ ممبر ہوں گے۔ تین منتخب شدہ اور دو دو حکومت کے نامزد کردہ صوبائی بورڈ کا صدر وزیر ہوا کرے گا۔ اور اضلاعی بورڈوں کے صدر ضلعوں کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

حیدر آباد کے ساتھ حکومت ہند کا سمجھوتہ

سمجھوتہ کی آخری شکل کے متعلق قیاس آرائیاں

حیدر آباد (دکن) ۳ر جون معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حیدر آباد اور ہند کے تنازعے کا تصفیہ ہوتا نظر آنے لگا ہے۔ اور ممکن ہے کہ آئندہ ہفتہ یہ حقیقت بن جائے۔ وزیر اعظم مسٹر لائق علی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ہند یونین کو اپنی تجاویز پیش کر کے منوالیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضور نظام نے سمجھوتے کے خاکے کو تسلیم کر لیا ہے لیکن اس ضمن میں سرکاری تصدیق ابھی تک نہیں ہوئی ہندوستانی تجاویز یہ ہیں کہ حیدر آباد تین محکمے حکومت ہند کے ماتحت کر دے یعنی تحفظ کا محکمہ امور خارجہ اور رسل و رسائل کا محکمہ۔ اس کے لئے حکومت ہند نے دس یوم کی مدت لگائی ہے۔ ورنہ ہندوستان میں شمولیت کے متعلق استصواب رائے عامہ کر لیا جائے۔ ایک عبوری حکومت قائم کی جائے۔ جس میں ۶۰ فیصدی حصہ ہندوؤں کو دیا جائے۔ اسمیں اچھوت بھی شامل ہوں گے۔

ہندوستان اور پاکستان میں باہر سے آیا ہوا مال آزاد نہ گزر سکے گا

نئی دہلی ۳ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان اس بات پر رضامند ہو گئی ہے کہ جو سامان ہندوستان کے لئے باہر کے ملکوں سے آئیگا وہ مملکت پاکستان سے محصول کے بغیر گزر سکے گا۔ تاہم یہ معاہدہ باہمی ہے اور اس کا اطلاق دونوں حکومتوں پر ہو گا۔

مغربی پنجاب اسمبلی میں آپوزیشن پارٹی کا قیام

لاہور ۳ر جون۔ مغربی پنجاب اسمبلی پارٹی میں ایک زبردست آپوزیشن پارٹی پیدا ہو گئی ہے۔ اس پارٹی کے لیڈر میاں ممتاز دولتانہ ہوں گے۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ اس پارٹی نے اپنی پشت پر تقریباً پچاس فیصدی ممبران کی طاقت حاصل کر لی ہے ملک فیروز خان نون۔ میاں افتخار الدین اور بیگم شاہ نواز بھی اس پارٹی کا ساتھ دیں گے۔

وزیر مالیات پاکستان روما ۳ر جون۔ پاکستان کے وزیر مالیات آنریبل غلام محمد نے اٹلی کے وزیر اعظم سے طویل گفت و شنید کی یہ گفت و شنید اٹلی اور پاکستان کے مابین تجارتی تعلقات قائم کرنے کے متعلق ہوئی

مشرقی بنگال کا ضمنی انتخاب

ڈھاکہ ۳ر جون مشرقی بنگال کے وزیر مالیات محترم حمید الحق چودہری (مسلم لیگ) مشرقی بنگال کے ڈھاکہ یونیورسٹی کے حلقہ سے اسمبلی کے کامیاب ممبر قرار دئے گئے ہیں۔ یہ نشست محترم فضل الرحمان وزیر تعلیم پاکستان کے مستعفی ہونے سے خالی ہوئی تھی۔ محترم حمید الحق کو ۲۸۰ ووٹ حاصل ہوئے جبکہ مخالف امیدوار کو ۱۳۷ ووٹ ملے۔